بسم اللہ الرحمن الرحیم

ایک ساتھ الگ الگ احرام سے متعدد عمرے کرنے کا حکم

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ اگر ایک بندہ دو تین عمرے اکٹھے ایک احرام کے ساتھ کرے بس ہر بار سر پر استرا پھرواکر مسجد عائشہ جاکر عمرے کے نفل پڑھ کر آتا رہے تو اس پر دم لازم ہوگا؟ اگر ہاں تو کتنے دم دے گا؟

جواب

پوچھی گئی صورت میں جب وہ ہر بار مسجد عائشہ جاکر نئے سرے سے عمرے کی نیت کرکے آتا اور ارکان عمرہ ادا کرکے حلق کرواتا رہا تو تمام عمرے ادا ہوگئے اور اس وجہ سے کوئی دم لازم نہیں ہوا؛ کہ ان پے در پے عمروں میں ہر عمرہ انفرادی طور پر پورا ہوتا رہا اور اس میں کوئی حرج نہیں، کیونکہ عمرے کی تکرار جائز بلکہ اس کی کثرت مستحب ہے۔ اسے ایک احرام سے اتنے عمرے کرنا نہیں کہیں گے کہ احرام در حقیقت دو چادروں کا نام نہیں کہ جب تک انہیں اتار نہ دیا جائے تو آدمی مُحرم رہے، بلکہ احرام مخصوص حالت کا نام ہے جو کہ اپنے وقت پر حلق یا تقصیر کرنے سے ختم ہوجاتی ہے۔

علامہ ابن عابدین سید محمد امین بن عمر شامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (سال وفات: 1252ھ/1836ء) لکھتے ہیں: "ان تكرار العمرة في سنة واحدة جائز" ترجمہ: ایک ہی سال میں عمرہ کو بار بار ادا کرنا جائز ہے۔ (ردالمحتار علی الدرالمختار، کتاب الحج، باب الجنایات، جلد2، صفحہ585، دار الفکر، بیروت)

علامہ نورالدین ملا علی قاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (سال وفات: 1014ھ/1605ء) لکھتے ہیں: "ولا يكره الإكثار منها أي من العمرة... بل يستحب أي الإكثار منها على ما عليه الجمهور" ترجمہ: عمرے کی کثرت کرنا مکروہ نہیں ہے، بلکہ جمہور جس بات پر ہیں اس کے مطابق عمرے کی کثرت مستحب ہے۔ (المسلک المتقسط شرح لباب المناسک، باب العمرۃ، فصل فی وقتہا، صفحہ657، مطبوعہ المکۃ المکرمۃ)

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ لکھتے ہیں: "وهو الدخول في التزام حرمة ما يكون حلالا عليه قبل التزام الإحرام بالنية والتلبية" ترجمہ: اور احرام نیت اور تلبیہ کے ذریعے ان امور کی حرمت کی پابندی میں داخل ہوجانا ہے، جو احرام کی پابندی سے پہلے اس کے لیے حلال تھے۔ (المسلک المتقسط شرح لباب المناسک، باب الاحرام، صفحہ125، مطبوعہ المکۃ المکرمۃ)

امیر اہل سنت علامہ ابو بلال محمد الیاس عطار قادری دامت برکاتہم العالیہ لکھتے ہیں: "جب حج یا عمرہ یا دونوں کی نیت کرکے تلبیہ پڑھتے ہیں تو بعض حلال چیزیں بھی حرام ہوجاتی ہیں، اس لیے اس کو "احرام" کہتے ہیں اور مجازاً ان بغیر سلی چادروں کو بھی احرام کہا جاتا ہے جنہیں مُحرم (حالت احرام والا) استعمال کرتا ہے۔" (رفیق الحرمین، صفحہ58، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

علامہ نورالدین ملا علی قاری حنفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (سال وفات: 1014ھ/1605ء) لکھتے ہیں: ”وشرط الخروج منه أي من إحرام العمرة والحج في الجملة الحلق أو التقصير أي قدر ربع شعر الرأس في وقته“ ترجمہ: اور مجموعی طور پر عمرہ اور حج کے احرام سے باہر نکلنے کی شرط اپنے وقت پر حلق یا تقصیر (کا ہونا) ہے یعنی چوتھائی سر کے بالوں کے برابر۔ (المسلک المتقسط شرح لباب المناسک، باب الاحرام، صفحہ 131، مطبوعہ المکۃ المکرمۃ)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مفتی محمد قاسم عطاری

فتوی نمبر: FAM-1078

تاریخ اجراء: 08 شعبان المعظم 1447ھ/28 جنوری 2026ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.fatwaqa.com
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net